یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. N. 352.

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

شرح قیمت سالانہ
گورنمنٹ عالیہ سے ... عـــہ
مالیان ریاست سے ... ـــہ
رؤسا و جاگیرداران سے ... ـــہ
عام خریداروں سے ... ۳
ششماہی ۱۲
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات
کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر
بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونا کرے

اغراض و مقاصد
(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط
(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے +
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +
(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے +

امرتسر - یوم جمعہ - ۸ شعبان المعظم سنہ ۱۳۲۵ ہجری مطابق ۲۷ ستمبر سنہ ۱۹۰۷ عیسوی

اسلام اور عیسائیت

لودیانہ کے عیسائی اخبار نور افشاں نے ایک مضمون لکھا تھا جسکا عنوان تھا "مسیحیت کی خصوصیت" اسکا ذکر مع جواب ۲ اگست کے اہلحدیث میں آچکا ہے۔ اڈیٹر صاحب نور افشاں نے جواب الجواب ۱۶ اگست سے شروع کرکے ۲ ستمبر تک ختم کیا ہے۔ آپ کے جواب کا خلاصہ ہمیں تو سمجھ نہیں آیا کیا ہے بجز اس کے کہ ہم ایمان لاتے ہیں کہ آپ نے بہت لکھا ہے اس لئے وہ مضمون آنہی کے الفاظ میں ہم تبلادینگے۔

نور افشاں کا دعویٰ تھا کہ مسیحی مذہب اپنے پیرووں کو ایمانی قوت بخشتا ہے جو دوسرے مذاہب نہیں بخشتے۔ اس کے جواب میں انجیلی حوالوں سے تبلایا گیا تھا کہ حضرت مسیح کے حواریوں میں ہمیں ایسا نمونہ ہی ملتا ہے جنمیں کوئی ایمانی قوت شجاعت۔ حوصلہ ہم نہیں پاتے بخلاف اس کے مسلمانوں کے پہلے طبقہ میں اس قسم کے اعلیٰ درجہ کے نمونے ہمکو ملتے ہیں۔ اسکا جواب اڈیٹر نور افشاں دیتے ہیں :۔

"ہمارے مضمون کا دعوےٰ یہ تھا کہ مسیحی مذہب اپنے پیرو کو روحانی طاقت اور زندگی بخشتا ہے جو دوسرے مذاہب میں نہیں کیونکہ دیگر مذاہب اپنے اعمال اور کرنی پر زور دیتے ہیں لیکن جس حال میں کہ گناہ کی مزدوری موت ہے جس کے انسان کی موجودہ زندہ حالت میں یہ معنے ہیں کہ ایک طرف انسان نے خدا کی طرف سے اپنا منہ پھیر لیا ہے اور نفسانی زندگی بسر کرتا ہے اور دوسری طرف سے خدا نے بھی اپنی خاص حضوری اُس میں سے ہٹالی ہے تو اس صورت میں ہماری کرنی اور ہمارے اعمال کس کام کے؟ یہی ایک ادق مسئلہ ہے جسکا جواب صرف مسیحی مذہب دیتا ہے اس مسئلہ کے متعلق ہم کو پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ کچھ ہونا کیا چاہیئے آیا یہ کہ وہ ہوں جو ہمیں ہونا چاہیئے۔ پھر یہ بھی دیکھنا ضروری ہے کہ کچھ کرنا کیا چاہیئے۔ دیگر مذاہب پہلی امر سے قطع نظر کرتے ہیں۔ اس لئے ان کے پیرووں کی زبان پر توبہ کچھ معنے نہیں رکھتا وہ اپنی تباہ حالت اور سیاہ دل سے ہرگز آگاہ نہیں ہوتے ہیں۔ ہاں دوسرے امر پر زور دیا جاتا ہے اور اُس حالت میں انسان اپنے لئے ایسے فرائض اور تعینات مقرر کر لیتا ہے جو سہل ہوتے ہیں کیونکہ دستورات اور رسومات کا پابند ہونا سہل ہوتا

لیکن اخلاقی شریعت کا پابند ہونا امر محال ہوتا ہے۔ مسیحی مذہب پہلے امر کی طرف مخاطب ہوتا ہے۔ چنانچہ مسیح کی تعلیم میں اسی امر پر زیادہ زور دیا گیا ہے؟ وہ فریسیوں اور فقیہوں کو بھی جتاتا رہا کہ تم ظاہرداری میں تو پوری اترتے ہو۔ لیکن اپنی زندگی سے باطنی شریعت کا ستیاناس کرتے ہو۔ یہی وجہ ہے کہ جس کسی نے مسیحی مذہب کی اس خصوصیت کو پہچانا ہے وہ حقیقی تائب ہو کر فضل کا خواستگار ہوا ہے۔ نئی زندگی کا پہلا قدم تو یہی ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ نفسانی زندگی کی طرف سے مردہ ہو کر خدا کی طرف پھرنا۔ محمد صاحب نے جنکو ہم بے شک عرب کا ایک بڑا مصلح مانتے ہیں اس مسئلہ کو حل نہیں کیا۔ قرآن میں گناہ کے مقابلہ میں خدائے عادل و قدوس دکھایا نہیں گیا ہے بلکہ وہ کریم و رحیم ظاہر کیا گیا ہے گویا وہ گناہ سے چشم پوشی کرتا ہے اور گناہگار انسان کو الزام اور سزا کا مورد نہیں بناتا۔ بلکہ جو روزہ رکھتا ہے۔ مقررہ نماز ادا کرتا اور زکوٰۃ و خیرات دیتا ہے وہ بہشت کا وارث ہوتا ہے۔ پھر ایسیر کبھی اور۔ ایڈیٹر صاحب فرماتے ہیں کہ مسیح کے پہلے پیروؤں میں ایسے بھی تھے جنہوں نے خود انکو پکڑوایا اور تین دفعہ ان پر لعنت کی۔ لیکن آں حضرت کے اول پیروؤں کا نمونہ راستی اور جان نثاری کا ملتا ہے اگر آپکا اشارہ یہودا کی طرف ہے تو ہمارا جواب یہ ہے کہ وہ شروع ہی سے شیطان کا فرزند تھا وہ توبہ کی راہ سے مسیح کے پاس نہیں آیا اور نہ ہی اس نے مسیحیت کی حقیقت کو پہچانا۔ اسکی غرض نفسی تھی۔ مسیحیت تب ہی اُسپر اثر کر سکتی تھی اگر وہ حقیقی متلاشی دین ہو کر مسیح کے دائرہ میں آتا تب تو حقیقی توبہ بھی اُس میں پیدا ہوتی اور مسیح کی خاطر سب کچھ کر کے دکھاتا لیکن اُس کے دل میں نفسانی خواہشات جاگزین تھیں اور برابر میں اس لئے رحمت کا دروازہ اُسپر بند ہوا اور وہ ہمیشہ کی موت کا لقمہ بنا۔ باقی شاگردوں کی نسبت ہم آپکو اُنکی واقعی راست جان نثاری کا نمونہ دکھاتے ہیں آپ براہ کرم اور آپ کے ناظرین پر واضح رہے کہ بائیبل کا صحیح سالم واقعات کے متعلق صرف ایک ایک یا جدا جدا حقیقت کو لیکر نہیں ہوتا مثلاً پرانے عہدنامہ میں اگر ہم حضرت داؤد کی کیفیت کو پڑھیں اور صرف اس واقع کو پڑھیں جسمیں اُس کے گناہ کرنے کی کیفیت ہو تو حضرت کے حق میں ہمارا خیال ہرگز اچھا نہ ہوگا۔ لیکن جب ہم اُس کی تمام زندگی کی حالت کو پڑھتے ہیں تو ہم کو ایک ایسا شخص نظر آتا ہے جس کے ایمان میں حقیقت تھی اور جس کی وضاداری اعلیٰ درجہ کی تھی اسی طرح مسیح کے شاگردوں کے واقعات کو پڑھنا چاہئیے۔ وہ پہلے پہل مسیح کے دائرہ میں متلاشی دین کے طور پر آئے۔ رفتہ رفتہ وہ مسیح کی رُوحانی تعلیم کی حقیقت تک پہونچے۔ کبھی مسیح کی بادشاہت کو جسمانی سمجھا اور اُس کے مطابق اُنکا حوصلہ بڑھا اور بالکل سماکان تک اُڑا دیا تاکہ مسیح کو صدمہ نہ پہونچے مسیح کی پستی کی حالت کو دیکھکر انکی امیدیں خاک ہو گئیں کبھی بزدلی سے اپنا سیاہ منہ دکھایا حتیٰ کہ مسیح کا انکار تک بھی کر گئے لیکن یہ گرنا انکا اس امر کی دلیل نہیں ہے کہ انکا دل سیاہ یا سخت ہے۔ بلکہ یہانتک کہ انکی زندگی کی کیفیت کے مطالعہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ابتک انہوں نے مسیح کے اعلیٰ مدعا اور تعلیم کو نہیں سمجھا ہے انکی آنکھیں ابتک مسیح کو یہودیوں کی عینک سے دیکھتی ہیں لیکن جناب من انکی کیفیت زندگی کو مسیح کے صعود فرما ہونے کے بعد میں دیکھیئے جب کل راز اُن پر کھل گئے تب۔ تو وہی پطرس جس نے پہلے مسیح کا انکار کیا اب کس بلا کی دلیری سے اہل یہود کے سرداروں پر مسیح کے موت کا الزام لگاتا ہے اور اُس کے جی اُٹھنے پر زور سے شہادت دیتا ہے مسیح کی خاطر دکھ اُٹھاتا ہے قید میں پڑتا ہے اور فی الآخر اُس کی خاطر شہید بھی ہوتا ہے"

جواب :- ہم نے بہت ہی غور کیا کہ اس ساری مضمون کا خلاصہ کیا ہے۔ تو ہماری سمجھ میں نہیں آیا کہ اڈیٹر صاحب کیا کہتے ہیں۔ ہاں جہانتک ہماری سمجھ نے راہ نمائی کی ہے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اڈیٹر موصوف نے ہماری پیش کردہ مثالوں سے انکار نہیں کیا نہ عیسائی تاریخ سے نہ اسلامی تاریخ سے۔

ناظرین! اڈیٹر صاحب کا ادق سوال سمجھنے کے لئے ذرہ اُنکی عبارت زیر خط کو دوبارہ پڑھ جائیں جسکی ابتدا لیکن سے ہو اور انتہا اُسکی اس لفظ پر ہو "آگاہ نہیں ہوتے ہیں" پھر سوچیں کہ آپنے اس دعوے کا کوئی ثبوت بحوالہ انجیل بھی دیا ہے؟ اڈیٹر صاحب! واللہ ہمیں حیرانی ہوتی ہے کہ جس حال میں آپ لوگ دیگر مذاہب خصوصاً اسلام کی مقدس کتاب سے واقف نہیں آپ کس برتے پر اعتراض کرتے ہیں سنئے! قرآن مجید آپکے ان دونوں سوالوں کے جوابات خود دیتا ہے۔ فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (پ ۲۷) یعنی میں (خدا) نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کرانے کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ انسان کی علت غائی اور اعلیٰ کمال یہی ہے کہ وہ خدا کی عبادت کرے۔ کیونکہ کاریگر کسی چیز کو جس غرض سے کے لئے بناتا ہے اُس غرض کا

ل؎ بڑی بہادری کی۔ ہم بھی داد دیتے ہیں۔ (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

اُس سے حاصل ہونا اُسکا کمال ہے۔ قرآن مجید پھر اسکو اور تفصیل سے بتلاتا ہے غور سے سنئیے!

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ
يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ
هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ
الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا○
وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ
سُجَّدًا وَّقِيَامًا○ وَالَّذِيْنَ
يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ
عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ
عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا○
اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا
وَّمُقَامًا○ وَالَّذِيْنَ اِذَآ
اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ
يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ
ذٰلِكَ قَوَامًا○ وَالَّذِيْنَ
لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا
اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ
الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ
وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ
ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا○
يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهِ
مُهَانًا○ اِلَّا مَنْ تَابَ
وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا
فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ
سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَكَانَ
اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا○ وَ
مَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا

اور خدائے رحمان کے (خاص) بندے تو وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلیں اور جب جاہل اُن سے (جہالت کی) باتیں کرنے لگیں تو (اُن کو) سلام کرے (اور الگ ہو جائیں)۔ اور جو راتوں کو اپنے پروردگار کے آگے سجدے کریں اور (دست بستہ) کھڑے رہیں (یعنی نماز پڑھیں) اور جو دعائیں مانگا کریں کہ اے ہمارے پروردگار! عذاب دوزخ کو ہم سے پرے ہی پرے رکھیو (کیونکہ) دوزخ کا عذاب (بڑی بھاری) مصیبت ہے (اور) تھوڑی دیر ٹھیرنا ہو تو اور ہمیشہ رہنا ہو تو دونوں حالتوں میں) بڑی جگہ ہے اور جو خرچ کرنے لگیں تو فضول خرچی نہ کریں اور نہ بہت تنگی کریں بلکہ اُنکا خرچ افراط اور تفریط کے درمیان بیچ کی راس کا ہو اور جو خدا کے ساتھ (کسی) دوسرے معبود کو نہ پکاریں اور ناحق (دنا روا) کسی شخص کو جان سے نہ ماریں کہ اس کو خدا نے حرام کر رکھا ہے اور نہ زنا کے مرتکب ہوں اور جو (شرک اور گناہ) مذکورہ بالا کریگا اور اپنے گناہ کا خمیازہ بھگتے گا کہ قیامت کے دن اُسکو دوہرا عذاب دیا جاویگا (شرک کا الگ اور دوسرے گناہوں کا الگ) اور ذلیل (وخوار) اُسی حال میں رہیگا۔ مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کئے تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دیگا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور جو شخص توبہ کرے اور (اُس کے بعد وہ) نیک عمل (بھی) کرے تو وہ حقیقت میں خدا کی طرف رجوع کرتا ہے (یہاں خدا کے خاص بندے وہ ہیں جن کا مذکور ہوا) اور (نیز) وہ جھوٹی گواہی نہ دیں اور جو (اتفاقاً)

فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا○
وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ
وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا
كِرَامًا○ وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا
بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا
صُمًّا وَّعُمْيَانًا○ وَالَّذِيْنَ
يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ
اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ
اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا○

بیہودہ شغلوں کے پاس ہو کر گذریں تو وضعداری کے ساتھ گذر جائیں اور (نیز) وہ لوگ کہ جب اُنکو اُنکے پروردگار کی آیتیں سنا سنا کر نصیحت کیجاتی تو اندھے اور بہرے ہو کر اُن پر نہ گذریں (بلکہ ارادتمندانہ سنیں اور نصیحت پکڑیں) اور جو دعائیں مانگتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو ہماری بیبیوں (کی طرف) سے اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عنایت فرما اور ہمکو پرہیزگاروں کا پیشوا بنا"

اور سنئیے! اس سے بھی واضح فرماتا ہے:-

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ
هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ○
وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ
مُعْرِضُوْنَ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ
لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ○ وَالَّذِيْنَ
هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ○ اِلَّا
عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ
اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ
مَلُوْمِيْنَ○ فَمَنِ ابْتَغٰى
وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْعٰدُوْنَ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ
لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ○
وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ
يُحَافِظُوْنَ○ اُولٰٓئِكَ هُمُ
الْوٰرِثُوْنَ○ الَّذِيْنَ
يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (المؤمنون)

ایمان والے اپنی مراد کو پہونچ گئے (اور یہ) وہ لوگ ہیں، جو اپنی نماز میں عاجزی کرتے اور وہ جو بیہودہ باتوں کی طرف رُخ نہیں کرتے۔ اور وہ جو زکوٰۃ دیا کرتے۔ اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے مگر اپنی بیبیوں یا اپنے ہاتھ کے مال (یعنی لونڈیوں) سے کہ (ان میں) اُن پر کچھ الزام نہیں لیکن جو اس کے علاوہ طلبگار ہوں تو وہی لوگ حد (شرع) سے باہر نکلے ہوئے ہیں اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا پاس ملحوظ رکھتے اور وہ جو اپنی نمازوں کے پابند ہیں یہی لوگ (آدم کے اصلی) وارث ہیں جو بہشت بریں کی میراث پائیں گے (اور) وہ اُس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے"

پھر ان سب مضامین کو بالاجمال سمجھاتا ہے۔ غور سے سنئیے اور دل لگا کر سنئیے! وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا○ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ

ahmadimuslim.de

رِ اِلَّا ھُوَ فَاتَّخِذْہُ وَکِیْلًا ○ یعنی اپنے پروردگار کا نام ذکر کیا کرو اور سب سے
ٹ کر اسی کے ہو رہو۔ مشرق اور مغرب کا وہی پروردگار ہے اس کے سوا
کوئی معبود نہیں پس تم اسی کو تمام کاموں میں اپنا کارساز بناؤ۔"

مختصر یہ ہے کہ قرآن شریف ہمکو بتلاتا ہے کہ ہمکو خدا کا بندہ ہونا چاہیے پھر
اسکا بندہ بننے کے قواعد اور احکام بھی خود بتلاتا ہے بفضلہ تعالیٰ وہ احکام بھی
ایسے ہیں کہ جن کو انسانی طبیعت برداشت کر سکتی ہے۔ یہ نہیں کہ دولتمندوں
کا نجات پانا ایسا مشکل ہے جیسا سوئی کے ناکے سے اونٹ کا نکلنا کیونکہ
انکو حکم ہے کہ تم سب کچھ دے دلا کر تن تنہا میرے ساتھ ہو لو۔ (دیکھو انجیل)
جسکا نتیجہ یہ ہے کہ ایسے آدمی نجات اور اعلیٰ انسانی غرض سے
محروم رہ جاتے ہیں۔ قرآن مجید ہمکو ظاہری اطاعت ہی نہیں سکھاتا بلکہ وہ
ہمارے ظاہر اور باطن پر خدائے ذوالجلال کا قبضہ ثابت کرتا ہے وہ باربار
ہمکو سناتا ہے اِنَّہٗ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ۔ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ
وغیرہ (خدا تمہارے دلوں کے حال پر مطلع ہے وہ تمہاری آئندہ اور گذشتہ سب
باتیں جانتا ہے اس لئے اس کے بعد یہ نتیجہ مرتب کرتا ہے فَلَا تُزَکُّوْٓا اَنْفُسَکُمْ
بَلِ اللّٰہُ یُزَکِّیْ مَنْ یَّشَآءُ (پ ۔ ع) یعنی تم اپنے آپ کو پاک اور بے گناہ مت
سمجھا کرو خدا ہی جسے چاہے پاک کرتا ہے۔"

پھر ان تعلیمات کی جامع تعلیم ایک ہی لفظ میں دی رکھی ہے کہ ایماندار
وہی ہیں جنکو سب چیزوں سے زیادہ خدا ہی کی محبت ہو یعنی جن کے دلوں پر
عظمت۔ جبروت خداوندی کے ساتھ محبت خداوندی کا بھی پورا تسلط ہو۔ غور
سے سنئے!

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ (پ ۔ ع) یعنی ایماندار وہی ہیں جنکو سب
چیزوں سے زیادہ اللہ کی محبت ہو۔

غرض قرآن مجید کی کوئی سورۃ کوئی پارہ دیکھو آپکے ادق سوال کو پہلے ہی سے
چکیہ سا میں حل کر دیا ہے۔ کیا آپ بھی انجیلی حوالوں سے یہ تفصیل بتلا سکتے ہیں؟
بس تنگ نکر ناصح ناداں مجھے اتنا ✦ یا چل کے دکھا دے دہن ایسا کمر ایسی
آپ کہتے ہیں قرآن میں گناہ کے مقابلہ میں خدا عادل و قدوس دکھایا نہیں گیا ہے
اسے ناب ہم پھر وہی کہینگے کہ آپنے قرآن نہیں پڑھا۔ غور سے سنئے!
فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ (پ ع)
یعنی جو کوئی ذرہ بھر بھی نیکی کریگا وہ دیکھ لیگا اور جو ذرہ جتنی برائی کریگا وہ بھی دیکھ لیگا

کیا یہ عدل و انصاف کا مقتضی نہیں؟ اور سنئے! حضرت لقمان کی نصیحت ہم کو
سنائی جاتی ہے یٰبُنَیَّ اِنَّھَآ اِنْ تَکُ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَکُنْ فِیْ صَخْرَۃٍ
اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِھَا اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ (پ ۲۱ ع)
یعنی اے بیٹا اگر گناہ رائی کے دانہ کے برابر بھی ہو پھر وہ پتھر کے نیچے ہو یا آسمان پر
ہو یا زمین میں ہوگا تو بھی خدا اسکو سامنے کر دیگا اللہ تعالیٰ بڑا باریک بین اور
خبردار ہے (کیا یہ بھی عدل اور انصاف کا ذکر ہے یا نہیں)

قرآن جگہ جگہ ہم کو بتلاتا ہے لَا تُظْلَمُوْنَ شَیْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا کُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ یعنی تم پر ظلم نہیں ہوگا جو کروگے وہی بھروگے۔

سچ ہے! اس سے بھی زیادہ کوئی کتاب خدا کو عادل اور منصف کہہ سکتی ہے
ع بس تنگ نکر ناصح ناداں مجھے اتنا ✦ یا چلکے دکھا دے دہن ایسا کمر ایسی
حضرت مسیح کے شاگردوں کی نسبت جو فیصلہ آپ نے دیا ہے کہ وہ آخر تک
مسیح کو یہودیوں کی عینک سے دیکھتے رہے ہماری دعوے کی تائید ہے۔ کیا
حضرت ممدوح کی زندگی میں مسیحی مذہب کامل نہ تھا کہ انہیں اثر کرنے سے
کمزور رہا۔ خدا کرے یہ تحریر آپکی مرزا صاحب قادیانی نہ دیکھ لیں جو پہلے
ہی سے مسیح کی قوت کو کمزور کہا کرتے ہیں (ازالہ طبع اول ص)

ادہر دیکھئے کہ مکہ ہی میں اپنے ہادی برحق کی تعلیم کو خوب سمجھ گئے۔ بلکہ
ایک ادا میں سمجھ گئے کہ دین اسلام اور پیغمبر علیہ السلام کا مدعا اور مطلب یہی
کیونکہ ان سے کہا گیا تھا ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی
الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہدایت اور
دین برحق کے ساتھ اس لئے بھیجا ہے کہ سب پر اسکو غالب کرے اگرچہ کافر
لوگ اسکو ناپسند کریں۔"

پس اس مضمون کو مسلمانوں نے خوب سمجھ لیا تھا۔ بلکہ دوسروں کو بھی سمجھا
دیا تھا ✦ (باقی آئندہ)

امرتسری مجتہد کا فتویٰ
گذشتہ نمبر سے پیوستہ

گذشتہ نمبر میں ہم لکھ آئے ہیں کہ امرتسر کے ایک مجتہد صاحب نے
فتویٰ دیا ہے کہ غیر مقلدوں کے پیچھے بھولے سے بھی نماز پڑھی جائے۔ تو
دوبارہ پڑھنی چاہیے۔ آپ کی دلیلوں کو مختصر کیا جائے تو دو جملوں میں ختم

... عصمت ... مرزا قادیانی ... صفحات ۱۲۰ قیمت ... محصول ... پتہ منیجر اہلحدیث

ہیں (۱) غیر مقلدین فاسق بلکہ فاسقوں سے بدتر ہیں (۲) فاسقوں کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ نہ پہلے مقدمہ کا ثبوت آپ نے دیا نہ دوسرے کا۔ آپکی پیش کردہ دلیل پر معقولی اور اصولی طریق سے جو اعتراضات وارد ہوتے تھے اُنکا ذکر تو گذشتہ نمبر میں ہو چکا ہے۔ دوسرے مقدمہ کا ثبوت بھی آپنے تو کچھ نہ دیا تھا ہم نے از خود بحوالہ کتب فقہ اُسکا بھی ابطال کر دیا تھا۔ دیکھو اہلحدیث مورخہ ۲۸ جون ۱۹۰۸ء یعنی فقہ کی معتبر کتاب رد المحتار سے دکہا دیا تھا کہ معتزلہ وغیرہ فرقے کافر نہیں فاسق اور گمراہ ہیں انکے پیچھے نماز جائز ہے چنانچہ اصل عبارت کتاب مذکور کی یہ ہے انہم فساق عصاۃ ضلال یصلی خلفہم و علیہم (جلد ۳ صفحہ ۱۹۶) جسکا مطلب صاف ہے کہ حنفیوں کی نماز معتزلیوں وغیرہ کے پیچھے بھی جائز ہے۔ شکر ہے اس حوالہ کی تو مجتہد صاحب نے تکذیب نہیں کی اور کرتے بھی کیونکر جبکہ تمام کتب فقہ میں یہ مسئلہ ملتا ہے کہ فاسق فاجر اور بدعتی کے پیچھے نماز جائز ہے اس لئے مجتہد صاحب ایک اور طریق پر چلے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"ایسے مسئلوں میں مجتہدوں کا قول معتبر ہوتا ہے۔ سو امام محمد نے امام عالم (ابو حنیفہ) اور ابو یوسف سے روایت کی ہے کہ اہل اہوا کے پیچھے نماز جائز نہیں عینی شرح ہدایہ کے صفحہ ۳۲۳ پر دیکھو روی محمد عن ابی حنیفۃ و ابی یوسف رضی اللہ عنہما ان الصلوۃ خلف اہل الاہواء لا تجوز (اہلفقہ ۱۶ اگست ۱۹۰۸ء)

جواب:۔ اے جناب! آپ کی عمر کا بہت سا حصہ فقہ اور اصول فقہ میں گذرا ہوگا مگر افسوس وہی مثل ہے کہ ؎ نکتہ داں فشود کرم گر کتاب خورد۔

اس روایت کی صحت امام صاحب سے نہیں ہو سکتی۔ سُنئے! فقہا نے اسکی تردید کس دقیق النظری سے کی ہے پہلے آپ اپنی شرح ہدایہ عینی ہی کو دیکھئے کہ وہ کیا فیصلہ دیتے ہیں آپ نے جو عبارت نقل کی ہے افسوس لا تقربوا الصلوۃ کی طرح آپ نے ایک فقرہ اُڑا دیا مگر فیصلہ کی بات نہ لکہی غور سے سُنئے! اُسی کتاب میں ہے:۔

وفی شرح بکر ما حل الجواب ان من کان من اہل قبلتنا ولم یغل فی قولہ حتی لم یحکم بکفرہ تجوز الصلوۃ خلفہ وان کان یغلو حتے یکفر اہلہا لا تجوز

یعنے صحیح بات یہ ہے کہ جو کوئی یہانتک غلو نہ کرے کہ اُسپر کفر کا حکم کیا جائے تو اُسکے پیچھے نماز جائز ہے اور جسپر غلو کی وجہ سے کفر کا حکم ہو تو اُس کے پیچھے جائز نہیں۔ اسی طرح فتح القدیر شرح ہدایہ میں ہے الاقتداء باہل الاہواء جائز یعنے اہل

اہوا مبتدعین۔ معتزلہ وغیرہ کے پیچھے نماز جائز ہے۔

پھر لکہا ہے وجملۃ ان من کان من اہل قبلتنا ولم یغل حتی لم یحکم بکفرہ یجوز الصلوۃ خلفہ وتکرہ۔

یعنی جس فرقے کی حد کفر تک نہ پہونچی ہو اُس کے پیچھے بکراہت تنزیہ نماز جائز ہے آئیے اب آپکو علامہ شامی کی سنائیں کہ کسی کا گوکو کافر کہنے کے بارے میں تمہارے فقہا کا کیا فیصلہ ہے۔ علامہ موصوف لکہتے ہیں کہ:۔

والراجح عند اکثر الفقہاء والمتکلمین خلافہ وانہم فساق ضلال عصاۃ ویصلی خلفہم و علیہم و یحکم بتوارثہم مع المسلمین منا قال المحقق ابن الہمام فی شرح الہدایۃ نعم یقع فی کلام اہل المذاہب تکفیر کثیر منہم ولیکن لیس من کلام الفقہاء الذین ہم المجتہدون بل من غیرہم ولا عبرۃ بغیر الفقہاء والمنقول عن المجتہدین عدم تکفیرہم (رد المحتار صفحہ ۱۰۶ جلد ۳)

یعنی فرقہائے مبتدعہ معتزلہ جیسے وغیرہ کو بعض لوگ کافر کہتے ہیں مگر ان کا اعتبار نہیں۔ اعتبار مجتہدین کا ہے اور مجتہدین انکو کافر نہیں کہتے

ان دونوں (عینی اور شامی کی) عبارات منقولہ سے کیا ثابت ہوا؟ یہ کہ جو فرقے کفر تک پہنچ چکے ہوں اُن کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ مگر مجتہدین ان کو کافر نہیں کہتے بلکہ مسلمان جانتے ہیں۔

مولانا کہئے! مزاج کیسے ہیں؟ دیکھا فقہ کی کتابوں کو سمجھ کر پڑھنا اسکا نام ہے

؎ فغاں ہیں آہ ہیں فریاد ہیں شیون ہیں نالے ہیں
سناؤں دردِ دل طاقت اگر ہو سُننے والے میں۔

اور سُنئے! صاحب ہدایہ (حنفی مذہب کے مدار المہام) لکہتے ہیں وانت جاز لقولہ علیہ السلام صلوا خلف کل بر و فاجر یعنی فاسقوں کی امامت جائز ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ چونکہ اس روایت کی بنا حدیث نبوی پر ہے اس لئے بھی آپ کی پیش کردہ روایت غلط ہے کیونکہ اگر وہ روایت صحیح مانی جائے تو لازم آئیگا کہ امام ابو حنیفہ صاحب نے یہ حکم حدیث نبوی کے خلاف دیا ہے تو بھی قابل عمل نہیں جیسا کہ شراب نوشی کے متعلق امام صاحب کا فتوے لائق ترک ہے چنانچہ حضرت قاضی ثناء اللہ مرحوم پانی پتی کتاب ما لا بد منہ میں لکہتے ہیں:۔

"و ایں ہمہ مسکرات نزد امام محمد رحمہ اللہ حرام ست اگرچہ یک قطرہ ازاں خورد و نجس

آٹا پیسنے کی آہنی مشین اور کماد بیلنے کے آہنی بیلنے
ملنے کا پتہ:۔ مستریان مولا بخش و غلام حسین ۔ بٹالہ ضلع گورداسپور

ست نجاست خفیفہ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہرچہ کثیر آں سکر آرد قطرہ ازاں حرام ست و ہرچہ مسکر است نجاست یعنی ہمچو خمر است و درمت و نجاست نزد امام ابی حنیفہ رح سوائے چہار شراب سابقہ انا شربہ لاحقہ آنچہ بقصد لہو خود حرام است و اگر بقصد قوت خورد جائز باشد لیکن ایں قول امام متروک ست وفتوے بر قول محمد است۔" (صفحہ ۱۱۲)

مولانا! فقہ کی ایسی بے ثبوت اور بے سند روایات کے پیچھے آپ پڑینگے تو آپ کی بھی خیر نہ ہوگی آئیے ہم آپکو ایک ایسے بھنور میں پھنسائیں جس میں آپ کو بھی قدر عافیت معلوم ہو۔ ہدایہ کی شرح فتح القدیر کھولکر دیکھئے لکھا ہے جو کوئی علم کلام میں بحث کرے اس کے ساتھ مناظرہ کرے۔ فقہا کے نزدیک اس کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں عبارت سنئے (ویجوز الحلوانی عدم الصلوٰۃ خلف من خاض فی علم الکلام وناظر اصحاب الاھواء۔ جانتے ہو اس روایت کا اثر کہاں تک جاتا ہے۔ امام غزالی اور امام رازی شاہ ولی اللہ اور شاہ عبد العزیز قدس اسرارہم کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں کیونکہ یہ لوگ علم کلام کے متبحر اور اہل ہوا معتزلہ شیعہ وغیرہ کا ہمیشہ رد کرتے رہے۔ لیکن ان بزرگوں پر فتوے لگنے سے آپکو کوئی صدمہ نہوا ہوگا۔ اس لئے میں بتلاؤں کہ اس روایت کے بموجب آپکے پیچھے بھی نماز جائز نہیں کیونکہ (بقول آپ کے) اہل حدیث تو اہل ہوا ہوئے اور آپ ان سے مناظرہ کرتے ہیں۔ ایک دفعہ مسئلہ علم غیب میں بھی خاکسار سے آپکا مناظرہ ہوا تھا جسمیں آپ ہی کے منصف نے آپ کے برخلاف فیصلہ دیا تھا اسکے علاوہ اب بھی آپ رد و قدح کرتے ہیں اور یہی مناظرہ ہے۔ تو آپ کے پیچھے کیسے نماز جائز ہو سکتی ہے؟

مولانا! کہئے کیسے مزاج ہیں؟ اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ قرآن و حدیث کو چھوڑ کر اس قسم کی فقہی روایات میں آپ پڑینگے تو آپ کی خیر نہوگی کیونکہ فقہ میں کچھ نہیں ہے۔ ہر قسم کا کوڑا کرکٹ بھی ہے اور موتی جواہرات بھی ہیں مگر پہچان کے لئے معیار چاہئے۔ معیار کیا ہے؟ ؎

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن ٭ پس حدیث مصطفےٰ بجان مسلم داشتن

قابل کلام یہ ہے کہ آپ کے ذمہ دو مقدموں کا ثبوت ہے۔ اول اہلحدیث فاسق بلکہ فاسقوں سے بدتر ہیں۔ دوسرا یہ کہ فاسقوں کے پیچھے نماز جائز نہیں پس ان دونوں مقدموں کا ثبوت دیجئے۔ ودونہ خرط القتاد۔

یار زندہ صحبت باقی

کھلی چٹھی

بخدمت مولوی ولی محمد صاحب جالندھری

ناظرین اہلحدیث نے گزشتہ پرچہ میں جالندھر کے مباحثہ کی کیفیت پڑھی ہوگی جس سے بعد ایک اشتہار ۸ شعبان کو مولوی ولی محمد صاحب کی طرف سے مہر نظام الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ۔ جالندھر کے نام سے اس مضمون کا جاری ہوا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب جالندھر میں آکر مباحثہ کر لیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے جونہی وہ اشتہار دیکھا سب کام چھوڑ کر عقاب کی طرح فوراً جالندھر پہنچے جاتے ہی مہر نظام الدین صاحب کو خط لکھا کہ میں حسب دعوت آپ کی آگیا ہوں وغیرہ۔ مہر صاحب نے بڑی حیرانی ظاہر کی کہ ایسی جلدی آگئے میں نے تو ابھی اس اشتہار کی ترمیم کرنا تھا۔ یہ عبارت میری بے خبری میں لکھی گئی ہے وغیرہ۔ مولوی صاحب کے سفیروں نے کہا کچھ ہی ہو ہم تو آپکو معزز رئیس جانکر آپہنچے ہیں اسلئے آپکو انتظام کرنا ہوگا۔ مہر صاحب نے کہا اچھا ہم مشورہ کر کے جواب دینگے اس کے بعد جالندھر کے معززین کی ایک جماعت مولوی ثناء اللہ صاحب کے پاس آئی اور بعد معمولی باتوں کے گویا ہوئی کہ مباحثہ مناظرہ کی تو حاجت نہیں۔ مولوی صاحب نے مہر نظام الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ کی طرف اشارہ کر کے کہا ہم تو ان جیسے معزز آدمیوں کے اشتہار پر آئے ہیں مہر صاحب نے کہا ہم نے وہ حدیث دیکھ لی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک مجلس کی تین طلاقیں ایک ہی شمار ہوتی تھی اس حدیث کا کوئی ناسخ بھی نہیں۔ علاوہ اس کے مسلمانوں کی موجودہ حالت ایسے مباحثات کی متقاضی بھی نہیں۔ مولوی صاحب نے کہا بہت اچھا اگر آپ مصالحت چاہتے ہیں تو اگر صلح خواہی نخواہیم جنگ چنانچہ اس مصالحت کا اعلان عام طور پر کیا گیا۔ یہ سب کچھ تو ہوا مگر افسوس کہ مولوی ولی محمد صاحب گھر سے باہر نہ نکلے۔ کئی دفعہ آدمی بھیجے گئے مگر یہی خبر لائے کہ ہنوز وظیفہ پڑھتے ہیں۔ افسوس ؎

دل کی دل ہی میں رہی بات نہ ہونے پائی ٭ حیف صد حیف ملاقات نہ ہونے پائی

خیر یہ تو ہوا جو ہوا اس کے بعد مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب ایک خط مولوی ولی محمد صاحب کو بطور کھلی چٹھی کے لکھتے ہیں۔ جو اس جگہ درج کیا جاتا ہے۔ ناظرین بغور ملاحظہ فرمائیں۔ (سب ایڈیٹر)

مولوی ولی محمد صاحب سلام علیکم۔ جناب کی کاروائیاں اور اہلحدیثوں کے برخلاف تقریریں کسی سے مخفی نہیں گویا یوں سمجھئے کہ آپ کو بجز ان مظلوموں کی یاد خیر کے کوئی اور کام ہی نہیں اس لئے میں آپکو اطلاع دیتا ہوں کہ آپ کو جس جس مسئلہ متنازعہ فیہا کے متعلق تحقیق منظور ہو تقریری یا تحریری یہ خاکسار حاضر ہے۔ تقریر کے لئے مجھے ہی جالندھر بلائیں مگر اپنے دستخطی خط مہر شدہ سے نہ کہ دوسرے کے نام سے اور اگر تحریری چاہیں تو اخبار اہلحدیث کے کالم آپ کی جولانئی طبع کے لئے کھلے ہیں۔ بیشک آپ جو سوال مسئلہ متنازعہ فیہا کے متعلق چاہیں کریں۔ آپ کا سوال مع جواب درج اخبار کیا جاویگا۔ مجھے آپ کی ضعیفی اور پیرانہ سالی پر رحم آتا ہے اور میں دل سے چاہتا ہوں کہ آپ کا خاتمہ بخیر ہو اور آپ خدا اور رسول کے متبع ہو کر اس دنیا کو چھوڑیں۔ والسلام

میں ہوں آپ کا باوفا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری

مسلمان اور تجارت

قرآن مجید کل مسلمانوں کی دینی کتاب ہے جس نے مسلمانی مذہب کی سچی تصویر کھینچی ہو تو قرآن مجید کو دیکھو مگر آج ہمارے مخالف ایک سخت غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں کہ مسلمانی مذہب کو مسلمانوں کے برتاؤ سے اخذ کرتے ہیں جسکا نتیجہ بہت دور جا پہونچتا ہے۔ مسلمان اگر اس لائق ہوتے کہ ان سے اسلام کا صحیح مضمون اخذ ہو سکتا تو ان کے قومی شاعر کیوں کہتے ؎

لیا عقل و دیں سے نہ کچھ کام انہوں نے ٭ کیا دین برحق کو بدنام انہوں نے

مثال کے لئے آج ہم نے یہ عنوان (مسلمان اور تجارت) قائم کیا ہے۔ قرآن مجید میں جہاں کہیں تجارت کا ذکر آیا ہے اُس کو فضل الٰہی کے عنوان سے بیان فرمایا ہے وَابْتَغُوا فَضْلَ۔ لِتَبْتَغُوا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ جسکا یہ مفہوم ہے کہ جو قوم تجارت پیشہ ہے وہ خدا کے فضل کی مورد اور محل ہے۔ فضل دو قسم پر ہے ایک دینی۔ دوسرا دنیاوی۔ دینی فضل تو اعمال صالحہ ہی سے ملتا ہے۔ البتہ دنیاوی فضل تجارت سے حاصل ہو سکتا ہے، قرآن مجید ہم کو بتلاتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام بھی تجارت کرتے تھے۔ قرآنی تعلیم کے مطابق عربیوں نے تجارت کا بیڑا اٹھایا تو کہاں سے کہاں پہونچے غرض تجارت کا ثبوت اور اس کی فضیلت اس سے زیادہ کوئی کیا کہیگا جو قرآن مجید نے بتلائی ہے کہ فضل الٰہی حاصل کرنے کا ذریعہ تجارت ہے۔ خرید و فروخت کے متعلق قرآن مجید نے احکام جاری کئے۔ ضروری احکام یہ ہیں کہ راست گوئی اور راست روی کے ساتھ برتاؤ کرو۔ نرخ مقرر کرکے کم دینے والوں کو خاص طور پر مجرم قرار دیا ارشاد ہے وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ یعنی جو لوگ لینے میں پورا اور دینے میں کم کرتے ہیں انکے لئے ہلاکت اور تباہی ہے۔ غرض تجارت کو ذریعہ فضل بنایا ہے تو اس کے لئے شرائط بھی بتلائی ہیں کہ راستی اور دیانتداری سے برتاؤ کرو۔ دغا فریب کو پاس ہی نہ آنے دو۔ آج یورپ کی منڈی میں جو طریقہ راست گوئی کا پھیلتا جاتا ہے جسکو ذریعہ ترقی مانا گیا ہے۔ تیرہ سو برس ہوئے قرآن مجید نے عرب کے ریگستان میں پہلے ہی سے یہ اعلان کر دیا تھا لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ - لَا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ یعنی سودا کرنے میں چیز کم نہ دیا کرو۔ ترازو اور ماپ پورا کیا کرو۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ مسلمانوں نے تجارت کے متعلق دونوں طرف، افراط و تفریط سے کام لیا ایک طرف تو تجارت کو جواب ہی دے بیٹھے گویا تجارت نصیب اعدا ہے دوسری طرف اگر تجارت کی بھی تو ناراستی بددیانتی دغابازی سے۔ پھر کہا جاتا ہے کہ مسلمان آسودہ نہیں ہوتے۔ کیا وجہ ہے کہ مسلمان ہندوستان میں قریباً ہزار سال تک حکمران رہے مگر سلطنت جاتے ہی ایسے غریب کنگلے ہو گئے ہیں کہ دنیا میں کوئی قوم انکے برابر نہوگی حالانکہ ہندوؤں کی سلطنت ہزار سال ان سے پہلے زوال پذیر ہو چکی ہے۔ مگر وہ آسودہ ہیں۔ کیا یہ واقعات فرضی ہیں۔ کیا ان واقعات کا ثبوت دینے میں اقلیدس کی کسی شکل کا ثبوت دینا پڑتا ہے۔ نہیں بلکہ یہ واقعات بالکل سچے ہیں اور اپنے اندر ثبوت اپنا رکھتے ہیں۔ دنیا میں دو دونے چار کے برابر کوئی فقرہ سچا نہوگا مگر ہمارے خیال میں اس سے زیادہ سچا فقرہ یہ ہے۔ بلا از آسمان آمد بر سید خانہ مسلمان کجاست۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں نے خدا کے وعدوں پر بھروسہ نہیں کیا۔ اسلامی تعلیم کو چھوڑ کر اپنی اپنی ایجادات کو پسند کیا۔ تمدن میں نئی رسوم نکالیں۔ عبادات میں نئی نئی بدعات پیدا کیں۔ اعتقادات میں نئے نئے دُم چھلے لگائے۔ حالانکہ دین و دنیا کی طرف سے ایسے بے فکر تھے کہ کسی نئی بات کے پیدا کرنے کی انکو کوئی فکر ہی نہیں چاہئے۔ عام طور پر انکو حکم تھا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا (تم مسلمانوں کے لئے اللہ کا رسول نہایت عمدہ نمونہ ہے پس جو یہ کرتا ہے وہی کرو)

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ یورپ کے پولیٹیکل یا تمدن کے قواعد میں سے

ahmadimuslim.de

کوئی اعلیٰ درجہ کا قاعدہ ہم کو بتلاؤ ہم اُس سے اچھا قرآن و حدیث میں دکھا دینگے مثال کے لئے ہم یورپ کے تمدن کی ایک مثال بتلاتے ہیں۔

آج یورپ نے تمدن میں ایک عافیت کا یہ اصل رکھا ہے کہ گھر کا انتظام میم صاحبہ کی سپرد ہوتا ہے۔ صاحب بہادر کو اس میں آرام ملتا ہے۔ خانگی ملازم سب میم صاحبہ کے اختیار میں ہیں۔ بہت خوب۔ اب اسکے مقابلہ میں ہم آریوں اور عیسائیوں کی طرح محض زبانی جمع خرچ نہیں دکھلاتے کہ ویدمیں ریل بنانیکا منتر بھی ہے اور انجیل میں سب کچھ ہے جو دیکھنے دکھلانے میں نہ آسکے بلکہ صاف الفاظ دکھاتے ہیں ہمارے حضور اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں المرءۃ راعیۃ فی بیت زوجھا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر میں حاکم ہے۔ ہاں ساتھ ہی یہ بھی فرمایا:۔ فھی مسئولۃ عن رعیتھا اُس عورت کو اُس کی رعیت (یعنی مال اور اپنے خاوند کے بال بچوں) کی بابت سوال ہوگا کہ کس طرح اُن سے برتاؤ کیا تھا۔ یہ ایک ہلکی سی ہے کہ اہل خدا کو سیدھی راہ پر چلنے کے لئے کافی ہے۔ اگر ہم کو اپنے مضمون سے دور چلے جانے کا خطرہ نہ ہوتا تو ہم یورپ کے تمدن کی ایک ایک شاخ کا مقابلہ کرتے جس طرح ہم نے پولیٹکل اسلامی اور انگریزی قانون کا مقابلہ کرکے دکھایا ہوا ہے کہ اسلام کا دعوے برتری کا نمایاں ہے۔

چونکہ ہمارے مضمون کا عنوان خاص ہے "مسلمان اور تجارت" اس لئے ہم نے یہ بتلانا ہے کہ مسلمان باوجود ہزار سال حکومت کرنے کے اور باوجود ہندوؤں کی حکومت پہلے زوال پذیر ہونے کے مسلمان ہندوؤں سے مال و دولت میں کیوں کم ہیں۔ اس لئے کہ مسلمانوں نے ایام حکومت میں تجارت کی طرف خیال نہیں کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ جونہی حکومت کا سایہ ان سے اٹھا چٹیل میدان کی دھوپ میں پڑے رہے اور بالکل بے سایہ ہو گئے۔ اب سوال یہ ہے کہ اب کیا علاج ہو؟ جواب یہ ہے کہ تمام مسلمان یا جس قوم یا جس شخص کے دل میں خیال پیدا ہو کہ ہم کچھ بڑھیں وہ پہلے دل میں یہ ٹھان لے کہ ہم کوئی نئی بات نہ عبادات میں۔ نہ اعتقادات میں نہ تمدن میں نہ معاملات میں پیدا کریں۔ بلکہ وہی سیدا سادہ ٹھیٹھ اسلام پر قائم رہیں گے اُس سے بعد وہ تجارت کا کام اختیار کرے مگر نہایت راستی اور صداقت سے تاکہ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ مسلمان دنیا کمانے میں بھی اپنے خدا کی ہدایت کے پابند ہیں۔ یہ نہیں کہ دین بدنیا فروش ہیں۔ اگر ایک ایک

ے اس رسالہ کا نام ہے "اسلام اور برٹش لاء" یعنی سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ۔ قیمت ۳ر دفتر اہلحدیث سے ملتا ہے۔

شخص کام نہیں کر سکتا تو مجتمع ہو کر کریں۔ آج کمپنیوں نے جو ترقی کی ہے کسی سے مخفی نہیں حالانکہ اسکا ثبوت بھی زمانہ صحابہ میں ملتا ہے۔ ایک صحابی کیلئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دعا کی تھی تو اُس کے ساتھ دوسرے ملکر سودا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ تیرے حق میں چونکہ پیغمبر خدا نے دعاء برکت کی ہوئی ہے اسلئے تو ضرور ہی اس سودے میں نفع اٹھائیگا۔ پس تو ہمکو بھی اس میں شریک کر تاکہ ہم کو بھی کچھ فائدہ ہو۔ وہ بھی اس میں بخل نہ کرتا بلکہ اُنکو شریک کرکے اُنکو بھی فائدہ پہنچاتا۔ پس مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے سلف سے سبق حاصل کریں اللھم وفقنا لما تحب وترضی +

طاعون کا ایک نہایت

آزمودہ علاج

گذشتہ اشاعت سے آگے

جنرل گریگری جو ۱۹۰۱ء میں اٹلی کی طرف سے ایک علمی رسالہ کا افسر بنگیا تھا لکھتا ہے۔ کہ "یہاں جانوروں میں شدت سے طاعون پھیلی ہوئی ہے مگر جو شتربان اپنے اونٹوں کے پاؤں پر اچھی طرح تیل کی مالش کر دیتے ہیں اُن کے اونٹ طاعون سے ہلاک نہیں ہوتے اور جانوروں پر جو تجربے کئے گئے اُنکا بھی یہی اثر دیکھنے میں آیا ہے۔ شائد انسانوں پر تجربہ کیا جائے تو مفید نکلے"

یہ تمام کام اُس حالت میں مفید ہو سکتے ہیں جبکہ مریض اوّل اوّل طاعون میں مبتلا ہوتا ہے اور جبکہ ابتدائی علامتیں نمایاں ہوتی ہیں۔ مگر جب اعصاب پر اس کا اثر دوڑنے لگتا ہے اور خون کے دورہ پر بھی اسکی تاثیر ہونے لگتی ہے اور مریض کو کثرت سے دست آنے لگتے ہیں تو اس علاج سے کچھ زیادہ امید مریض کے بچنے کی نہیں ہوتی۔ مگر ڈاکٹر لویس کہتا ہے کہ اس حالت میں بھی طبیب کو مریض کی طرف سے مایوس نہونا چاہئے اور اُس کو پوری کوشش کرنی چاہئے کہ مریض بچ جائے گو کہ ہر حالت میں اسکو کامیابی نہیں ہوگی۔ ڈاکٹر لویس کا قول ہے کہ بعض دفعہ میری ہمت نہ ہارنے اور محنت اور کوشش اور توجہ کرنے سے اس حالت میں بھی کہ مریض دستوں سے نڈھال ہو رہا تہا وہ اس علاج سے موت کے منہ سے بچایا گیا ہے اس لئے میری رائے یہ ہے کہ طبیب کو اگر وہ طبیب ہے اور طبیب کے نام کی عزت کو داغ لگانا نہیں چاہتا سرگرمی اور مستعدی کے ساتھ ہر مریض کی خبرگیری کرنی

فتوحات اہلحدیث۔ یعنی ہائی کورٹ چیف کورٹ پنجاب۔ بنگال۔ مدراس۔ بمبئی اور انگلستان کے فیصلجات بحق اہلحدیث۔ قیمت ۴ر پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

چاہیئے اور ایک لحظہ بھی غفلت نہیں کرنی چاہیئے"

سنہ ۱۹۲۰ء میں جب فرانس کی ایک نو آبادی میں جو افریقہ میں ہے طاعون کے حادثات واقع ہونے لگے تو فرانسیسی ڈاکٹروں نے جو وہاں مقیم تھے دسیوں کو نیم گرم تیل پلانا شروع کیا - انجام یہ ہوا کہ دس فیصدی مریض ہلاک ہوئے اور نوے فیصدی طاعون کے خطرے سے بال بال بچ گئے - یہ ایسا عمدہ نتیجہ ہے کہ اس سے بہتر نتیجے کی کسی اور دوا سے توقع نہیں ہو سکتی +

تیل ملنے کی طرح تیل پلانا بھی نہائت مفید ہے - اس کا طریقہ یہ ہے کہ تندرست آدمی یا وہ آدمی جو طاعون کی ابتدائی علامات میں مبتلا ہو گئے ہوں چار تولے سے آٹھ تولے تک نیم گرم تیل ہر روز پیتے رہیں اور اس کے ساتھ نیم گرم چاء یا یخنی یا شوربا پا لیں - یہ مقدار تیل کی پینے کے لئے ہر شخص کے واسطے نہیں ہے - اگر کوئی آدمی طاقتور ہے تو اس کو تیل کی مقدار زیادہ پلانی چاہیئے اور اگر کمزور ہے تو تیل کم پلانا چاہیئے - مگر دن میں کئی دفعہ پلانا چاہیئے کم سے کم تین دفعہ - ساتھ ہی ساتھ مریض کے بدن پر نیم گرم تیل کی مالش بھی کرتے رہیں اس عمل سے اگر مریض کو پسینا بہت آئے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ یہ صحت کی نمایاں علامت ہے اور اس کے علاج میں پوری کامیابی ہو گی اور نتیجہ اچھا نکلیگا - بعض دفعہ تیل پلانے سے بعض بیماروں کو قئے یا دست آنے لگتی ہیں - مگر اس سے بالکل خوف نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ نتیجہ آخرکار عمدہ ہو گا - افریقہ کے شمالی اور مغربی ملکوں میں یہ علاج بہت پھیلتا جاتا ہے طنجہ کے قریب حال ہی میں ایک گاؤں میں یہ مرض نہائت شدت سے پھیلا ہوا تھا ایک مغربی سیاح بیان کرتا ہے کہ چونکہ اس گاؤں کے تمام آدمی رفتہ رفتہ تیل کی مالش کے عادی ہو گئے تھے اور تیل پیتے بھی تھے مگر ایک شخص تیل کے فائدوں کا قائل نہ تھا اس کے آٹھ لڑکے اور ایک بیوی تھی - جب اس کی بیوی اور چار لڑکے طاعون سے ہلاک ہو گئے تو لوگوں نے سمجھا بجھا کر نہایت مشکل سے اس کو اس علاج پر راضی کیا - اس نے اپنے بدن پر اور باقی لڑکوں کے بدنوں پر تیل کی مالش کرنی شروع کی اور خود بھی تیل پیا اور انکو بھی پلانا شروع کیا - نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بھی بچ گیا اور اس کے لڑکے بھی موت کے منہ میں نہ جانے پائے"

سنہ ۱۹۲۰ء میں جب طنجہ (شمالی افریقہ) میں طاعون کی وبا پھیلی - تو وہاں اسپین کا ایک نہائت تجربہ کار ڈاکٹر موجود تھا - اس نے تین سو طاعون زدہ مریضوں کا علاج تیل کی مالش کرنے اور تیل پلانے سے کیا - نتیجہ یہ ہوا کہ اُن میں سے صرف بارہ آدمی ہلاک ہوئے - باقی سب محفوظ رہے - ظاہر ہے کہ نہایت ہی عمدہ نتیجہ ہے +

اسی سنہ میں ایک فرانسیسی جزیرہ میں جس کا نام کودسکا ہے طاعون کی آفت نازل ہوئی - بہت سے تجربوں کے بعد وہاں کے طبیبوں نے اس امر پر اتفاق کیا کہ مریض کا علاج تیل کی مالش اور تیل پلانے سے کیا جائے - ہر طبیب کے پاس کثرت سے طاعون زدہ مریض علاج کے لئے آتے تھے - فرانسیسی ڈاکٹر موسیو گولمر لکھتا ہے کہ میں نے ایک ہفتے میں چھتیس مریضوں کا علاج اس طریقے سے کیا - میں مریضوں کو نیم گرم تیل میں تھوڑا سا کافور ملا کر پلاتا تھا اور نیم گرم تیل کی مالش اُن کے جسموں پر کراتا تھا میرے زیر علاج مریضوں میں سے دو کے سوا سب مریض بچ گئے - مجھے ایک ہفتے کے بعد پیرس جانے کا اتفاق ہو گیا اس لئے زیادہ تجربہ نہیں کر سکا مگر باقی طبیبوں کے علاج کا بھی ایسا ہی عمدہ نتیجہ نکلا" +

اُمید ہے کہ ہندوستان - شمالی افریقہ - شمالی امریکا اور دیگر ممالک میں جہاں طاعون نے انسانوں کا ستھراؤ کر دیا ہے - یہ علاج جو ایک سہل الوصول اور ارزاں دوا پر مبنی ہے - نہائت دلچسپی سے دیکھا جائیگا - لندن میں بھی طاعون کے زمانے میں اس علاج کا تجربہ کیا گیا ہے اور جو لوگ اس طریقہ سے زیر علاج رہے وہ طاعون سے بچ گئے ہیں - شمالی امریکا میں طاعون کے زمانے میں دیکھا گیا ہے کہ اسکیمو قوم کے لوگ جو بحری جانوروں کا تیل پینے کے عادی ہیں طاعون میں مبتلا نہیں ہوتے +

اس تمام بیان سے ہمارے مضمون کے پڑھنے والوں کو معلوم ہو جائیگا کہ یہ ایک ایسا عمدہ اور مفید اور سستا طریقہ علاج کا ہے کہ اسپر ڈاکٹروں اور حکیموں کو خاص کر اپنی توجہ مبذول کرنی چاہیئے اور اگر بدقسمتی سے وہ اس طریقہ کے استعمال میں لانے سے بخل کریں اور خیال کریں کہ اُن کے پیشے کے حق میں ایسے سستے اور کم قیمت علاج کا بتانا مضر ہو گا تو عام آدمیوں کو بذات خود اس پر اپنی پوری توجہ مبذول کرنی چاہیئے اور اپنی زندگی اور تندرستی کو اس خطرہ سے بچانا چاہیئے +

آخر میں یہ بات کہنی رہ گئی ہے کہ تیل جو اس غرض کے لئے استعمال کیا جائے وہ بالکل خالص ہونا چاہیئے اور یہ قید نہیں ہے کہ تیل کی کونسی قسم استعمال میں لائی

مباحثہ نگینہ:- یہ مباحثہ مسلمانوں اور آریوں کے مابین بمقام نگینہ سات یوم تک متواتر ہوتا رہا - مسلمانوں کو نمایاں فتح ہوئی - قیمت ۲/ - مینجر اہلحدیث

ahmadimuslim.de

جائے۔ کیونکہ تیل کی تمام اقسام اس مرض میں مفید ہیں +

راقم ایک ڈاکٹر از رنگون

آریوں کی شرارت

از خاکسار جگدمبا پرشاد ورما اڈیٹر بلا تعصب بمبئی

میرے اعلان دربارہ کنارہ کشی از اسلام پر جو کچھ چہ میگوئیاں گذشتہ ادہیں

آرین اخبارات میں ہوئی ہیں انکا کچھ حال مجھکو بھی اخبار اہلحدیث سے معلوم ہوا اس لئے حسب ذیل گذارش ہے:-

آریہ سماجیوں کی یہ عجیب عادت ہے کہ جو انکی ہاں میں ہاں نہ ملادے وہ چاہے کیسا ہی نیک نیت انسان ہو اسکی بلا وجہ مخالفت پر کمر کسے تیار رہا کرتے ہیں اب زمانہ میں بھی جبکہ ابھی پہلے آریوں نے برٹش گورنمنٹ جیسی شانت راجیہ کے کارکنوں کو ناراض کرکے ملک میں ایک طرف فساد دوسری طرف تک بغاوت میں شہرت حاصل کرلی ہے ان حضرات کے ہوش ٹھکانے نہیں ہوتے اور وہ ابھی نہ جانے کیا کیا گل کھلائینگے۔

میں ایک بندہ خدا اپنے کانشنس (وغیرہ) کی فیصلہ جیسا ملکی قومی اور مذہبی دنیا کی خدمات میں مصروف ہوں۔ یہ اگرچہ ممکن ہے کہ مجھے خلل دماغ ہو لیکن خواہ کچھ ہو میں اگر ہندوستان اور اہل ہند (ہندو مسلمان۔ عیسائی وغیرہ) کے لئے مفید ثابت ہوسکوں تو یقیناً یہ کبھی ہو نہیں سکتا کہ میری ذات سے کسی کا نقصان ہو جائے۔

ایسی حالت میں آریہ سماج والوں کا اُن باتوں میں بھی جو اُن کے خلاف نہیں کی جائیں اور نہ انکو مخاطب کیا جاتا ہے میرے پیچھے پڑنا اور مجھے بدنام کرنے کی فضول کوشش کرنا سوا اس کے اور کوئی نتیجہ نہیں پیدا کرسکتا کہ وہ ایسی حالت میں بھی کہ جب میں شانت اور خاموش رہنا چاہتا ہوں ناحق مجھے چھیڑ چھیڑ کر اپنی پول کی اشاعت کے لئے مجھے مجبور کر رہے ہیں۔ (۱) ان شرارتوں کی مثلوں کا یہ شور مچانا کہ جگدمبا پانچہزار روپیہ مسلمانوں سے ٹھگ لے گیا ایک ایسی گڑھنت ہے جو محض میرے مسلمان دوستوں کو بھڑکانے کے لئے ایجاد کی گئی ہے ورنہ اگر ان نفاق کا بیج بونے والوں میں انصاف پسندی ہوتی تو وہ میری مالی حالت اور جملہ پرائیویٹ معاملات کی کافی چھان بین کرکے تب ایسی کوئی بات زبان پر لاتے اور جو صاحب چاہیں انہیں ایسی تحقیقات کا سامان دیا جاسکتا ہے آویں اور جانچ پڑتال کریں کہ حقیقت کیا ہے یہ سو سے پانچہزار کی رقم بن گئی۔ خوب ترقی ہوئی۔ شاباش۔ مجھے افسوس نہ ہوتا اگر کم از کم دہلی والے مسلمانوں کا قرض ہی میں پورا پورا ادا کر آیا ہوتا۔ اب وہ پانچہزار والے کہاں ہیں آویں اور تحقیقات کرکے بتا دیں کہ اُس رقم کو میں نے کہاں رکھ چھوڑا ہے البتہ اگر بوجہ خلل دماغ ہونے کے مجھے یاد نہ ہو کہ شائد انکے سرم سوا (سب کچھ ہضم اور ہڑپ کر بیٹھنے والے) نامی بینک میں جمع کردیا ہو تو انہیں نوٹس دیجاتی ہے کہ اب میری امانت عنایت فرماویں ورنہ چلو بھر پانی میں ڈوب مریں۔ اس بیچائی کا بھی کچھ ٹھکانہ ہے؟ (۲) دوسری بھنک میرے کانوں میں یہ آئی ہے کہ اخبار ہندوستان لاہور نے یہ بخواہش کرنا اپنا دہرم کرم سمجھ رکھا ہے کہ جگدمبا اب ایک کتاب اسلام میں بائیس ماہ کو شائع کرانے کے بہانہ سے سناتنی ہندؤں کو لوٹ رہا ہے وغیرہ۔ اسلئے کہا جاتا ہے کہ سناتنی اور مسلمان لوگ تو خود مجھ سے نپٹ سکتے ہیں لالہ ہندوستان جی اور انکے چیلے چانٹے یہ تو بتلادیں کہ انکو مسلمان ہندؤں کے لوٹے جانے کی فکر کیوں دامن گیر ہوگئی سہ قاضی جی کیوں دُبلے۔ شہر کے اندیشے سے؟ اے بے شرم دیانندیو! تم کو تو سوا جھک مارنے کے اور کسی کام سے واسطہ مطلب ہی نہیں ہے۔ تمکو معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ کتاب جو مسودہ اسلام میں بائیس ماہ ایک مشہور معروف آریہ سماجی دوست کے ہی پاس عرصہ سے پڑی ہے۔ انہوں نے اس وعدہ پر کہ خواہ میرے خیالات کچھ ہی ہوں وہ اس کتاب کو اپنے صرف سے چھپوائینگے ہی منگوایا تھا لیکن اسے ملاحظہ کرنے پر یہ جانکر کہ اس سے آریہ سماج کا نسبتاً زیادہ نقصان ممکن ہے نہ تو چھپوایا اور نہ اس مسودہ کو باوجود تقاضا کے بھی اب تک واپس بھیجا ہے (اگر اب بھی دو ہفتہ تک واپس نہ کرینگے تو انکا نام پبلک کردیا جائیگا تاکہ انکے اخلاق یعنی امانت میں خیانت کا حال سب پر روشن ہوجائے) ناظرین کو یاد رہے کہ مذکورہ صدر مسودہ کو منسوخ کرکے پھر میں نے جو دوسرا مسودہ اس کتاب کے لئے تیار کیا ہے۔ اُسکا لب لباب صرف یہ ہے کہ ہندو مسلمانوں میں اتفاق ہونا چاہیئے اور نفاق ڈالنے والوں کو پائمال کیا جانا چاہیئے۔ (یہ مضمون اسلام میں بائیس ماہ کیسے ہوا! اہلحدیث)

شائد کسی کو یہ شکائت ہو کہ بلا تعصب بن کر ایسی سخت کلامی کرنا کیونکر جائز ہوسکتا ہے جیسی کہ اس مضمون میں کی گئی ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ سہ

بد نہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سُنے

ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سُنے۔

سہ آپ تو آئندہ کو کرینگے۔ اُس نے تو مدت سے خود کردیا ہوا ہے۔ سُنئے! وہ اڈیٹر مسافر آگرہ ہے۔ (اڈیٹر)

غلطی ہے۔ مولوی صاحب چونکہ ایک جلسہ پر بدایوں تشریف لے گئے تھے اس لئے نوٹ نہیں لکھے گئے۔ (خاکسار نائب اڈیٹر)

[illegible]

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

کوہ ہمالیہ کی پہاڑی اقوام میں یہ مذموم رسم بکثرت رائج ہے کہ وہاں ایک عورت کے کئی خاوند ہوتے ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا گورنمنٹ آف انڈیا نے کرنل مارشل کو خاص طور پر اس بات کی تحقیقات کے لئے کوہ ہمالیہ کی ان قوموں کے پاس بھیجا تھا کرنل مارشل کی یہ رائے ہے کہ جن اقوام میں یہ رسم مروج ہے انہیں جذام کی بیماری کثرت سے پھیلی ہوئی ہے (ویدک تعلیم کا نتیجہ ہے ؟) +

ہفتہ مختتمہ ۱۲ / ۱۵ حال میں طاعون سے کل ہندوستان میں ۷۰۸۰ موتیں ہوئیں۔ گویا گذشتہ ہفتہ کی نسبت اس ہفتہ ۶۹۰ موتوں کی زیادتی رہی۔ پنجاب میں اس ہفتہ ۳۱۱ موتیں ہوئیں +

شہر نیویارک براعظم امریکہ میں بلندی عمارات کے لئے مشہور ہے۔ حال ہی میں ایک سب سے بلند اکتالیس منزل کی عمارت سنگر کمپنی نے تعمیر کی ہے۔ سنگر کمپنی کی عمارت کی بلندی ۶۶۶ فیٹ ہے۔ اس عمارت کا رقبہ زیر تعمیر ۲۲۰۲۲ مربع فیٹ ہے۔ کل مکعب رقبہ عمارت ۶۶۹۵۰۶۷ فیٹ۔ مینار ۶۶۲ فیٹ بلند ہے مینار کا برج ۳۶۹ فیٹ۔ اس میں ۶ ہزار آدمی کام کر سکتے ہیں اور ۱۶ برقی لفٹ اس اکیلی عمارت میں لگے ہوئے ہیں۔ اور چار لفٹ مینار میں۔ ۱۳۰ ہزار برقی لمپ۔ دو ہزار پاور کا بائلر کام کرتا ہے۔ (پیسہ) +

بمبئی سے براہ راست سندھ تک ریلوے لائن نکالنے کی تجویز اب آخری طور سے منظور ہو گئی ہے۔ یہ ریلوے لائن بمبئی سندھ کنکشن ریلوے لائن کے نام سے موسوم ہوگی۔ اس لائن کے بنانے کا کام اسی موسم سرما میں شروع ہو جائیگا۔ راہن پونا و ناگا پارکر کے علاقہ میں سے یہ لائن گذریگی +

ایک آنہ والا نکل کا سکہ لوگوں نے توقع سے زیادہ پسند کیا اور ہر جگہ اسکی مانگ نظر آتی ہے۔ اس لئے بمبئی کی ٹکسال سے یہ نیا سکہ ہر مہینہ پچاس لاکھ تیار ہو کر مختلف اضلاع کے خزانوں میں روانہ کیا جایا کریگا +

اب محکمہ ڈاکخانہ نے نصف آنہ والا ایک لفافہ نیا بنا دیا ہے جسکی لمبائی چوڑائی موجودہ لفافہ کی نسبت زیادہ ہے اور وہ موجودہ لفافہ سے زیادہ مضبوط کاغذ کا بنایا گیا ہے۔ اور یہ نئے لفافے گیارہ آنہ میں بیس ملیں گے۔ یہ لفافے ہندوستان میں بنکر گئے ہیں اور عنقریب بڑے بڑے ڈاکخانوں میں فروخت کے لئے رکھے جائینگے۔ امید ہے کہ تجارت پیشہ لوگ اسے زیادہ پسند کرینگے +

جو لوگ مجھے بے وجہ اور بلا ضرورت کئی کئی سنائیں گے اُن کی مزاج پرسی کرنے کے لئے مجھے ناخواہ ہی مجبور ہونا پڑیگا۔ آریہ گزٹ اور ہندوستان وغیرہ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ میرے منہ میں بھی زبان اور ہاتھ میں قلم ہے اگر کچھ معقولیت۔ انصاف پسندی اور انسانیت ہے تو میدان میں قدم بڑھائیں اور ایک ایک کی چار چار سنیں

اوم شانتہ ج۔ پ۔ و۔

غریب فنڈ

۴ ستمبر سے ۱۰ ستمبر تک غریب فنڈ میں حسب ذیل چندہ وصول ہوا۔

مولوی نور محمد صاحب از امرتسر	۲ /
مستری غلام نبی صاحب از امرتسر	۱۰ /
فتوحے فنڈ	۰۵ /
بقایا سابق	۰۱۵ /
میزان	۳ /

ایک اخبار بنام حافظ محمد حسین صاحب امام مسجد موچیاں امرتسر کردہ مفید جاری کیا گیا۔ باقی بقیہ فنڈ ۱ /

درخواستیں

اس ہفتہ مندرجہ ذیل دو اشخاص کی درخواستیں مفت اخبار کے لئے آئیں۔

درخواست نمبر ۶۶ - میاں کرم بخش امام مسجد خوجیاں امرتسر

درخواست نمبر ۶۷ - میاں تجمل حسین موضع دیناتی پور ڈاکخانہ تکسی ڈیری ضلع دیناجپور (بنگال)

مخیر اصحاب کرم از راہ مہربانی توجہ فرما کر ثواب اخروی حاصل کریں۔

(خاکسار محاسب غریب فنڈ)

تفسیر ثنائی کی جلد پنجم طیار ہے

قیمت مجلد پانچوں جلدوں کی متفرق قیمت ۵ ہے مگر یکمشت لینے سے ہو سکتا ہے۔ پانچوں جلدوں کی پانچ خریدار پیدا کریں انکو ایک نسخہ پانچوں جلد کا مفت اور جو ایک خریدار پیدا کریں انکو ایک جلد جو نسی وہ چاہیں مفت

منیجر اہلحدیث امرتسر

بوجہ عدم گنجائش تیرہ نمبر کا ایک کالم رہ گیا۔ آئندہ دستور سابق صفحہ ہوگا

ایک قیمتی رائے

عالی جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری کی قابل قدر رائے ہماری موسیائی کے متعلق حسب ذیل ہے:-

"یہ موسیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کے وقت بہت مفید ہے" (ملاحظہ ہو اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۶)

بلا مبالغہ یہ موسیائی ہر قسم کی کمزوری - درد کمر - دمہ - ابتدائی سل و دق اور ضعف دماغ کے واسطے اکسیر ہے - اعلے درجہ کی مولد خون اور مقوی باہ ہے ذائقہ خوشگوار - بوڑھے - بچے - جوان - ہر ایک کو یکساں مفید - قیمت فی چھٹانک عہ آدھ پاؤ ہے محصول

روغن فولاد

جریان کو رفع کرتا ہے - ضعف جگر کو نافع ہے چہرہ کا رنگ سرخ کرتا ہے - اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتا ہے - قیمت فی شیشی عہ

معجون مقوی دماغ

ہر قسم کی کمزوری - درد سر - نزلہ - زکام اور ضعف بصر کو اعلیٰ مفید ہے - دفتروں کے کلرک اور منشی - سکولوں کے طلباء جنہیں دماغی طاقت سے زیادہ کام لینا پڑتا ہو اس معجون کو ضرور استعمال کریں - خوش ذائقہ ہے - قیمت فی ڈبیہ عہ

سرمہ مقوی البصر

دھند - جالا اور غبار کو اعلیٰ مفید ہے - آنکھ کو طاقت دیتا ہے - قیمت فی تولہ ۱۲ / معہ محصول

علاج

ہر مرض کی دوائی ہم سے مل سکتی ہے - مریض اپنی کیفیت لکھ کر بذریعہ خط بھیجیں - ٹکٹ ضروری ہے +

المشتہر

منیجر دی ایسٹرن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

کتبخانہ ثنائی

تفسیر ثنائی اُردو

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے - ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے - نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں - ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے - نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ بایدو شاید - تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو - کل تفسیر سات جلدوں میں ہے - جن میں سے پانچ جلدیں طیار ہیں - جلد ششم زیر طبع ہے -

جلد اول -	سورہ فاتحہ و بقر -	قیمت ۱۲
جلد دوم -	آل عمران و نساء	۱۲
جلد سوم -	مائدہ سے تا [illegible]	۱۲
جلد چہارم -	تا سورہ نحل ۱۴ پارہ	۱۲
جلد پنجم -	از سورہ بنی اسرائیل تا فرقان	۱۲

تقابل ثلاثہ

یعنی توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ - صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت بیان کیگئی ہے عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ ہے - قیمت عہ ایک روپیہ مع محصول ڈاک +

المشتہر

منیجر اہلحدیث امرتسر کٹڑہ سفید

حسب الحکم مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا